بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۸/۳۳	۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ؛ ۱۸ نبوت ۱۳۵۸ ہش ؛ ۱۸ نومبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

جلسہ سالانہ کا مقصد جماعت کے لوگوں کے دلوں کو آخرت کی طرف جھکانا ہے

تاکہ اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ میں ایک نمونہ بن جائیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

۱۔ "اِس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ بھی ہے تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور اُن کے معلومات دینی وسیع ہوں اور خدا کے فضل و توفیق سے اُن کی معرفت ترقی پذیر ہو۔"

۲۔ "اِس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے اور اس جماعت کے تعلّقاتِ اخوّت استحکام پذیر ہوں۔"

۳۔ "ماسوا اِس کے اِس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیرِ حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

۴۔ "اِس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں۔ اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبّت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۹۸)

۵۔ "ایک عارضی فائدہ اِن جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اِس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔" (آسمانی فیصلہ)

(ناظر اصلاح وارشاد)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ ارنبوت / نومبر۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے، آمین

جماعت احمدیہ کینیا کا پتہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کینیا کا تار کا ایڈریس حسب ذیل ہے :-

"AHMADIYYA NAIROBI"

(وکالتِ تبشیر)

تقریبِ شادی اور دعوتِ ولیمہ

۲ رنومبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک۔ عزیزہ نزہت بنت راجہ ناصر احمد صاحب کا نکاح محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن نے عزیز لئیق احمد ابن چوہدری بشیر احمد حیات صاحب سے بعوض مہر ایک ہزار پاؤنڈ پڑھا اور اُسی دن شام کو لڑکی کے ماموں آر۔ خواجہ صاحب آف لندن کے گھر سے رخصتانہ عمل میں آیا۔ ۴ رنومبر کو دعوتِ ولیمہ تھی جس میں احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوتِ ولیمہ کا اہتمام لڑکے کے والد چوہدری بشیر احمد حیات صاحب نے کیا۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے شادی کے بابرکت ہونے کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر نکاحوں کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بعض مصروفیات کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نکاحوں کا اعلان خود نہیں فرما سکیں گے بلکہ حضور کے مقرر کردہ نمائندہ مورخہ ۲۹ ردسمبر بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں نکاحوں کا اعلان کریں گے۔ اِس سلسلہ میں دوست نظارت اصلاح و ارشاد سے رابطہ قائم کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سیّد عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت ...

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۱۸ر نبوت ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت"

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ مامورین الٰہی انتہائی تاریکی کے زمانہ میں ایک روشن چراغ کی مانند دنیا میں آتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندان سے دور بھاگتے ہیں اور روشنی کے دلدادہ ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ان کی طرف کھنچتے اور ان کے گرد آ جمع ہوتے ہیں وہ مختلف استعدادوں اور مختلف صلاحیتوں کے مالک ہونے کی وجہ سے ایک ہی درجہ پر نہیں ہوتے۔

ان میں سے بعض کی بینائی اس قدر کم اور مدہم ہوتی ہے کہ وہ مامورین اللہ کے وجود سے منصۂ شہود پر آنے والے انتشار نور کی تاب نہیں لا سکتے اسی لئے وہ جلد ہی اس حلقۂ نور سے باہر ہو کر تاریکی میں پھر گم ہو جاتے ہیں۔ پھر بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ شروع شروع میں تو نور کو اپنے وجودوں میں جذب کرتے ہیں اور ستاروں کی طرح چمکنے بھی لگتے ہیں لیکن نور کو جذب کرنے کی استعداد ان میں چنداں زیادہ نہیں ہوتی اس لئے وہ کچھ عرصہ روشن رہنے کے بعد ٹوٹنے والے ستارہ کی طرح اپنی جگہ قائم نہیں رہتے اور یکدم تیزی سے نیچے کی طرف گر کے خلائے بسیط میں تحلیل ہو جاتے اور مامور من اللہ کے نورانی وجود سے حاصل کی ہوئی روشنی کو ہمیشہ کے لئے گنوا بیٹھتے ہیں۔ وہ نہ دین کے رہتے ہیں اور نہ دنیا کے۔ پھر بعض وجود ایسے بھی ہوتے ہیں جو اکتساب نور کی دائمی استعداد سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ان کا نور بڑھتا رہتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا مامورین اللہ کے ساتھ پیوند کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ وہ مامور من اللہ کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں بن کر خوب پھلتے پھولتے اور ایک دنیا کو فیض پہنچانے کا موجب بنتے ہیں اور وہی مامور من اللہ کے سچے اور حقیقی متبع ہوتے ہیں۔

ضرور تھا کہ امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے اور آپ کے دستِ مبارک پر غلبۂ اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے کا عہد باندھنے والوں میں سے برائے نام ساتھ ہونے والے الگ کئے جاتے اور سچے اور حقیقی متبع ممیز و ممتاز ہو کر دنیا کے سامنے آتے اور وہ قربانیوں اور ایثار کی ایک قابل تقلید مثال قائم کر دکھاتے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے راستے میں ہی رہ جانے اور منقطع ہو جانے والوں کے بالمقابل اپنے ان سچے اور حقیقی متبعین کا ذکر کرتے ہوئے ابتداء ہی میں فرمایا:۔

"اور میں اس جگہ اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی رائے ظاہر کر سکوں بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولّی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ اوّل ان میں دلسوزی اور اخلاص بھی تھا مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دئے جائیں۔ وہ تھک گئے اور درماندہ ہو گئے اور نابکار دنیا نے اپنے دامِ تزویر کے نیچے انہیں دبا لیا سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عنقریب مجھ سے کاٹ دئے جائیں گے بجز اس شخص کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل نئے سرے اس کا ہاتھ پکڑ لیوے۔ ایسے بہت ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مجھے دیا ہے اور وہ میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ ۶۷ تا ۶۸ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

ایسے لوگ جو خشک ٹہنیوں کی طرح تھے یا ایسے لوگ جن کے اندر ابتدا میں دلسوزی اور اخلاص تھا لیکن جلد ہی اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت زائل ہو جانے کی وجہ سے وہ نابکار دنیا کی طرف جھک گئے اور تعلق توڑ بیٹھے، تعداد میں بہت تھوڑے تھے۔ حضور علیہ السلام کے متبعین میں غالب اکثریت انہی لوگوں کی تھی اور آج کے دم تک بہت غالب اکثریت انہی کی ہے جنہیں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا ہے اور جو آپ کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں ہیں اور جو بفضلِ اللہ تعالیٰ خوب پھلتی پھولتی مشرق اور مغرب میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔

اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لئے اپنے ایسے متبعین کی (جو اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی سرگرمی سے بھرپور و معمور ہوتے اور سدا معمور رہتے ہیں) بعض بنیادی صفات کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ حضورؑ ان بنیادی صفات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرا دوست کون ہے اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اسی طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اُس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے ...... اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا ..... مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔"

(فتح اسلام)

جو خوش نصیب اس زمانہ کے حصنِ حصین میں داخل ہوتے اور پھر اس میں سکونت پذیر رہتے ہیں ان کی زندگیوں میں جو انقلاب عظیم آتا اور جن انعامات اور افضال کا ان پر نزول ہوتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایسا کرنے پر (یعنی شیطان کی غلامی سے آزاد ہونے اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بننے پر) وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفسِ مزکّی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اُس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی روح اس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلّی خاص کے ساتھ ربّ العالمین کا استوا اس کے دل پر ہوتا ہے تب پرانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اسی عالم میں اس کو مل جاتا ہے"

(فتح اسلام)

ایک سچے اور حقیقی احمدی کی یہی وہ نشانی ہے جس سے وہ دنیا میں پہچانا اور شناخت کیا جاتا ہے۔ یہ نشانی اُنہی میں پائی جاتی ہے جو اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اور اپنی اس قیمتی متاع کی بڑی چوکسی اور مستعدی کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں۔ اسی لئے اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت میں کمی خطرہ پر دلالت کرتی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کا ہمیشہ فکر رکھے کہ اس کے اندر اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت میں نہ صرف یہ کہ کمی نہ آنے پائے بلکہ اس میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوتا چلا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلیبی موت سے نجات پانے والا پیغمبر

رسالہ "تصلیب مسیح" پر ایک نظر

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

ڈاکٹر ولیم جی ینگ سابق بشپ آف سیالکوٹ نے ایک قابلِ قدر کتاب "رسول کے نقشِ قدم پر" تصنیف کی ہے۔ اس کتاب کے بارہ میں میں نے انکی خدمت میں ایک مراسلہ بھیجا۔ مسیحی اشاعت خانہ فیروزپور روڈ لاہور کے ڈاکٹر خیر اللہ صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ مکتوب الیہ انگلستان میں ہیں وہاں سے جواب بھجوائیں گے۔ کچھ عرصہ بعد سکاٹ لینڈ سے ان کا جواب موصول ہوا۔ مطلوبہ حوالہ کے بارے میں وضاحت کے بعد آں مکرم نے یہ بھی تحریر کیا کہ مزید مطالعہ کے لئے آپ کو لٹریچر بھجوایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ان کے مکتوب کے ساتھ دو رسالے منسلک تھے۔ ان میں سے ایک رسالہ "تصلیب و قیامت مسیح" اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس رسالہ کے لکھنے والے "پیر بخش طیب سلیم" ہیں۔

حضرت مسیح کی صلیبی موت اور حیات نو کے بارے میں آٹھ نظریات پر اس رسالہ میں بحث ہے۔ تیسرا نظریہ جماعت احمدیہ کا ہے۔ اس پر بھی مختصر لیکن خیال انگیز بحث کی گئی ہے خوبی یہ ہے کہ بڑی سنجیدگی سے بات کی گئی ہے۔ عقلی اور نقلی دلائل کے حوالہ سے یہ ثابت کرنے کی سعی کی گئی کہ جماعت احمدیہ کا نظریہ درست نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"تیسرا نظریہ جو کہ احمدی حضرات نے پیش کیا ہے یہ ہے کہ جناب مسیح مصلوب کئے گئے لیکن ان کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی وہ صرف بے ہوش ہو گئے۔ لوگوں نے سمجھا کہ وہ مر گئے ہیں چونکہ اس زمانے میں بہت بڑے ڈاکٹر نہیں ہوتے تھے جو بتا سکتے کہ وہ مر گئے یا زندہ ہیں اس لئے انہوں نے شاید صرف نبض پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ وہ مر گئے ہیں۔ پھر انہیں اتار لیا۔ ان کے زخموں پر "مرہم عیسےٰ" لگائی گئی۔ جس کے نتیجہ میں وہ کچھ ہی دن بعد ٹھیک ہو گئے وہ چالیس دن تک گھومتے رہے۔ پھر وہاں سے بھاگ نکلے اور کشمیر آئے۔ ان کی قبر محلہ خانیار سری نگر میں موجود ہے۔"

طیب سلیم صاحب کی تحقیق کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت مسیح کی تین دن کی حقیقی موت کے بعد زندہ ہو گئے اور اس کے بعد پطرس۔ توما یعقوب۔ اور دوسرے شاگردوں کو وقتاً فوقتاً ملتے رہے اور آخر میں پولوس سے ملاقات ہوئی وہ ایمان لے آیا اور اس کی زندگی میں انقلاب آگیا۔ یہ ساری ملاقاتیں اسی گوشت پوست کے جسم کے ساتھ ہوئیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ میں کوئی بھوت پریت نہیں ہوں۔ دیکھو صلیبی زخم میرے بدن پر موجود ہیں۔ سارے رسالے میں آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں۔ گویا ابھی زمین پر اس دوران حضرت مسیح موجود تھے۔ اور ارضِ شام میں گھوم رہے تھے۔ یہ عجیب بات ہے کہ واقعہ صلیب کے کم و بیش ۱۸ ماہ بعد حضرت مسیح پولوس سے ملے۔ دمشق میں ملاقات ہوئی۔ اگر یہ ملاقات بھی آسمان پر جانے سے قبل اسی گوشت پوست کے جسم کے ساتھ ہوئی تھی تو ماننا پڑے گا کہ حضرت مسیح اس دوران اسی زمین پر رہے۔ حالانکہ انجیل میں لکھا ہے کہ چالیس دن کے بعد آسمان پر چلے گئے۔ اس تضاد کا طیب سلیم صاحب نے ذکر تک نہیں کیا۔ اور نہ کوئی وضاحت کی ہے۔

آسمان پر جانے کی مختلف فیہ روایات

یہ امر حیران کن ہے کہ طیب سلیم صاحب نے حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ شائد اس لئے کہ رفع الی السماء کی چار مختلف فیہ روائتیں نئے عہد نامہ میں ہیں۔ پہلی روایت تو یہ ہے کہ صلیبی موت سے زندہ ہو کر حضرت مسیح اسی دن آسمان پر چلے گئے۔ قرونِ اولیٰ میں یہ روایت انجیل لوقا کے آخری ورق پر درج کر دی گئی۔ پرانے نسخوں کے انکشاف کے بعد اس تحریف کا علم ہوا ہے۔

دوسری روایت اعمال الرسل کے شروع میں ہے کہ زندہ ہونے کے بعد

"چالیس دن تک یسوع شاگردوں کو نظر آتا رہا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا اور ان کو حکم دیا کہ یروشلم سے باہر نہ جانا۔ چالیس دن کے بعد آسمان پر اٹھا لیا گیا۔"

تیسری روایت انجیل مرقس کے آخری ورق پر درج ہے کہ

حضرت مسیح نے شاگردوں کو تاکید کی کہ یروشلم میں نہ رہو۔ فوراً گلیل چلے جاؤ۔ تم سے پہلے میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔

لیکن ہوا اس کے برعکس شاگردوں کو حضرت مسیح یروشلم میں ملتے رہے۔ اور آسمان پر چلے گئے۔

آسمان پر جانے کا یہ بیان ۱۲ آیات کی صورت میں دوسری صدی کے بشپ آرسٹن نے انجیل مرقس کے آخری ورق پر بڑھایا۔ بعض پرانے اور مستند نسخوں میں ۱۲ آیات نہیں ہیں۔

چوتھا بیان پولوس رسول کا ہے کہ زندہ ہونے کے بعد حضرت مسیح وقتاً فوقتاً شاگردوں سے ملے اور ان سے باتیں کیں اسی طرح مجھے ملے اور میں ایمان لے آیا۔ (کرنتھیوں ۱۵ باب ۸) پولوس ۳۴ یا ۳۵ عیسوی میں عیسائی ہوا۔ اس طرح یہ نئی روایت پروان چڑھی کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے زندہ ہو کر اٹھارہ ماہ تک اسی دنیا میں رہے۔ اس کے بعد آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ دیکھیں بائیبل کومنٹری (۱۹۶۳ء، 6389)

دوسری صدی کے بشپ ارنیوس نے اپنے مقالات میں ذکر کیا ہے کہ باطنی فرقہ کے لوگ مانتے ہیں کہ ۱۸ ماہ تک حضرت مسیح اسی دنیا میں رہے۔ شاگردوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ بالخصوص پطرس یوحنا اور یعقوب کو آئندہ ذمہ داریوں کے لئے تیار کیا۔ اور اسفار صحیفہ کی تعلیم سے شناسا کیا۔ مصر کے آثار سے باطنی فرقہ کی لائبریری کا انکشاف ہوا ہے۔

۴۸ صحیفے ملے ہیں ایک کا نام "صحیفہ یعقوب" ہے اس میں بھی اس روایت کی تفصیل ہے صاف لکھا ہے۔ کہ

حضرت مسیح ۵۵۰ دن (۱۸ ماہ) تک اسی دنیا میں گھومتے پھرتے رہے شاگردوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں اس کے بعد آسمان پر چلے گئے۔

اب بتلائیے ان روایات میں سے کونسی سچی ہے۔

- صلیب کے تین دن کے بعد آسمان پر اٹھا لئے گئے۔
- صلیب کے ۴۳ دن بعد یعنی (زندہ ہونے کے چالیس دن کے بعد رفع ہوا۔
- ۵۵۰ دن کے بعد ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

اس خلفشار سے بچنے کے لئے طیب سلیم صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ صلیب کے کتنے دن بعد حضرت مسیح پولوس کو ملے تھے۔ یہ ذکر بھی نہیں کیا کہ اس کے بعد کیا ہوا؟ وہ کب آسمان پر گئے تھے۔

ظاہر ہے کہ آسمان پر جانے کی روائت اتنی مختلف فیہ ہے کہ کوئی شخص اسے صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر صلیبی موت سے زندہ ہونے کے چالیس دن بعد یا ۵۵۰ دن بعد حضرت مسیح ارض کنعان میں جلوہ نما تھے تو اس کے بعد کہاں گئے؟

حضرت مسیح کا خصوصی مشن بنی اسرائیل کی کھوئی بھیڑوں کی تلاش تھا۔ ماننا پڑتا ہے کہ اس کے بعد آپ بلاد شرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئے بائیبل کے صحیفہ آستر میں ہے کہ بنی اسرائیل فارسی سلطنت کے سارے صوبوں میں بشمول ہندوستان منتشر ہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہودی بلاد شرقیہ میں آرامی زبان بولتے اور آرامی حروف میں لکھتے ہیں۔ اندریں صورت حضرت مسیح کا اسباط بنی اسرائیل کے پاس جانا ضروری تھا۔

حضرت مسیح کا یہ مشن اتنا واضح ہے کہ مجال انکار نہیں۔ گویا اصل سوال یہ نہیں کہ حضرت مسیح مردوں میں سے زندہ ہوئے تھے یا نہیں۔ کیونکہ پہلی صدی میں جوم الناس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسے موت سے تعبیر کرتے۔ بیسویں صدی کی میڈیکل سائنس میں ضروری نہیں ہے کہ وہ حقیقی موت ہو۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ مُردوں میں سے زندہ ہوگئے تھے۔ لیکن ان کی موت حقیقی موت نہیں تھی۔ بظاہر مردہ تھے۔ لیکن جسم میں خوابیدہ روح موجود تھی۔ ایسے "مُردوں" کا ادویات و سائنسی آلات کی مدد سے زندہ ہوجانا آج ایک عام سی بات ہے۔ آج سے ۱۹۰۰ سال پہلے ایک پیغمبر کا زندہ ہونا یقیناً" ایک معجزہ ہے۔

اصل سوال یہ ہے کہ مُردوں میں سے زندہ ہوکر ۱۰ ماہ تک اگر حضرت مسیحؑ اردگرد کے بلاد و امصار میں مخفی طور پر جادہ پیما تھے تو اس کے بعد وہ کہاں گئے ؟ اپنا مشن انہوں نے کب پورا کیا اگر بائبل کی رُو سے بنی اسرائیل عراق، ایران، اور ہندوستان میں منتشر تھے۔ تو حضرت مسیحؑ بلاد شرقیہ میں کیوں نہیں گئے۔ درآنحالیکہ آپ کی بعثت کی بڑی غرض بنی اسرائیل کے گمشدہ فرقوں کی راہ نمائی اور ہدایت تھی۔ کیا حضرت مسیحؑ اپنا مشن پورا کئے بغیر آسمان پر چلے گئے۔ عقلِ سلیم یہ بات تسلیم نہیں کرتی بنی اسرائیل کے گمشدہ فرقے کیا آسمان پر تھے ؟

کیا یہ احمدیوں کا نظریہ ہے ؟

ہمارے نزدیک حضرت مسیحؑ صلیبی موت سے نجات پانے والے پیغمبر تھے۔ اسے احمدیوں کا نظریہ کہا گیا۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرونِ اولےٰ سے چلا آتا ہے اور اس کا ثبوت آثارِ قدیمہ سے بھی مل چکا ہے۔

دوسری صدی میں ایک انجیل مرتب ہوئی اس کا نام "انجیل فلپ" ۔ اس انجیل کا قبطی ترجمہ مصر کے آثار سے مل چکا ہے۔ بالائی نیل کے گاؤں ناج حمادی کے قبرستان سے ایک مٹکا برآمد ہوا۔ اس میں ۵۲ قبطی نوشتے تھے۔ ان میں انجیل فلپ شامل ہے۔ اس انجیل میں حواریوں اور تابعین یعنی ان کے شاگردوں کے علم کلام کو تصوف اور فلسفہ کے رنگ میں پیش کیا گیا۔ انجیل فلپ میں ہے کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ آپ نے ایک مضطربانہ کلمہ کہا:۔

"میرے خدا میرے خدا۔
اے میرے آقا تو نے مجھے
کیوں چھوڑ دیا" (۶۸:۲۹)

لیکن آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے انجیل فلپ میں ہے۔

"جو یہ کہتا ہے کہ آپ صلیب پر پہلے مرگئے اور پھر زندہ ہوگئے وہ غلطی خوردہ ہے۔ آپ پہلے اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نے وفات پائی" (۵۶:۱۷-۲۰)

علماء کا خیال ہے کہ یہ انجیل ارضِ شام میں مرتب ہوئی۔ اس کی پہلی سطر میں عبرانی نسل کے لوگوں کا ذکر ہے۔ اور آگے چل کر ایشیا کے مبشرین کا ذکر ہے۔ یہ انجیل تابعین کے زمانہ میں لکھی گئی۔ اس انجیل میں ہے کہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ مُردوں میں سے زندہ ہوگئے تھے۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ صلیب پر مرگئے تھے ایک غلطی ہے۔ ظاہر ہے کہ قرونِ اولےٰ میں صلیبی موت سے نجات پانے کا عقیدہ موجود تھا۔ اس کے بعد ہر دور میں اس عقیدہ کی جھلک ملتی ہے۔ یہاں تک کہ سترھویں صدی کے بعض جرمن علماء اس عقیدہ کے پرجوش داعی تھے۔

دوسری صدی میں لشپ آرنیوس، عیسائی علم کلام کا سب سے بڑا عالم تھا۔ اس نے یہ بتایا ہے کہ ایشیائے کوچک کے آبائے کلیسا جو کہ حضرت یوحنا کے تابعین میں سے ہیں یہ مانتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ ہر دورِ زندگی میں سے گزرے طفولیت۔ بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ آپ نے دیکھا۔ پھر آپ کی وفات ہوئی۔ انجیل فلپ میں ایشیا کے تابعین کا خصوصی ذکر ہے۔ ان دونوں حوالوں کو ملا کر پڑھیں نتیجہ" یہ بات واضح ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ ان کی زندگی کا دوسرا دور صلیب کے بعد شروع ہوا۔ جو بڑھاپے تک ممتد ہے۔

کیا کسی دوسرے شخص کو صلیب دی گئی؟

طیب سلیم صاحب لکھتے ہیں کہ تصلیب مسیحؑ کے متعلق ایک نظریہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص مسیحؑ کی جگہ مصلوب ہوا باسلید ایک عیسائی عالم تھا اس نے دوسری صدی میں یہ عقیدہ پیش کیا۔ اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:۔

"یہ نظریہ باسلید کے بعد زندہ در گور ہوکر رہ گیا۔ لیکن جناب مسیح کے کوئی چھ سو سال بعد اس نظریہ کو حیاتِ ثانی ملی۔ اور اسے دورِ اسلام میں اس طرح سے پیش کیا گیا کہ مسیح کو تو خدا نے زندہ اٹھا لیا اور ان کی جگہ دوسرا آدمی صلیب پر چڑھایا گیا۔ یہ دوسرا آدمی کون تھا اس کے بارے میں اختلاف ہے"

آگے چل کر طیب سلیم نے اس عقیدے کو قرآن حکیم کی طرف منسوب کیا ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم میں وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ کے الفاظ ہیں جس کے معنے ہیں کہ

"مسیح ان کے لئے مشابہ بنایا گیا"

کوئی شخص مسیح کے مشابہ بنایا گیا۔ یہ کہاں سے نکل آیا؟ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ انہوں نے صلیب پر مارا۔ بلکہ وہ ان کے لئے (مصلوب کے) مشابہ بنا دیا گیا۔

ان معنوں کی تائید قرون اولےٰ کے عیسائیوں کی سریانی نظموں سے بھی ہوتی ہے۔ اس مجموعہ کلام کا نام تھا۔ "غزلاتِ سلیمان" بیسویں صدی کے پہلے عشرہ میں ان کا انکشاف ہوا۔ ایک نظم جس میں حضرت مسیحؑ دنیا سے مخاطب ہیں اس کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

I was persecuted
and they supposed
that I was
swallowed up.
for I seemd to
them as one of the
lost.
(Odes of Solomon
28:8)

"مجھے نشانہ ایذا بنایا گیا اور انہوں نے فرض کر لیا کہ موت مجھے نگل چکی ہے۔ کیونکہ میں انہیں ایسا دکھائی دیا جیسے کوئی مُردہ ہو۔"

یہ غزل کا شعر نمبر ۸ ہے۔ شعر نمبر ۵ یوں ہے۔

"وہ میری موت کے متلاشی تھے لیکن مجھے مارنے میں وہ کامیاب نہ ہوئے۔

عیسائی لٹریچر میں انجیل کے بعد یہ سب سے پرانا حوالہ ہے۔ یہ گویا وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ کی تفسیر ہے۔

مصر کے آثار سے نکلنے والے ایک ناگ حمادی صحیفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی صدی کے عیسائیوں میں بھی یہ عقیدہ موجود تھا کہ مسیحؑ کے دھوکے میں ایک اور شخص کو صلیب دے دی گئی۔ حضرت مسیحؑ تماشہ دیکھنے والوں میں کھڑے مسکرا رہے تھے۔ کیونکہ آپ نے اپنی شکل تبدیل کرلی تھی مصلوب شمعون کرینی تھا جس نے صلیب اٹھا رکھی تھی۔

(ناگ حمادی لائبریری ص۳۳۱)

بعینہٖ یہ عقیدہ مسلمانوں میں آگیا حالانکہ قرآن کریم نے اس عقیدہ کی تردید کی ہے۔ اور واضح الفاظ میں بتایا کہ مسیحؑ ان کے لئے مشابہ (بصورت) بنائے گئے نہ کہ کوئی دوسرا شخص مسیحؑ کے مشابہ بنایا گیا۔ جیسا کہ ایک غلط روایت کی بناء پر سمجھا گیا۔ (باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہوجاوے۔ اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔ گناہ سے لذت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو جس کی یہ صورت ہوجاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص۲۷۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کے زیرِ اہتمام

سامعین سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہال میں اسلامی تعلیمات کا ذکر

زیورک کے ایک کثیر الاشاعت اخبار میں کانفرنس کی خبر

احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کے زیرِ اہتمام ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء کو اسلامی تعلیمات کی وضاحت اور تشریح کے لئے زیورک میں ایک کامیاب اسلامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس کے بارے میں سوئٹزرلینڈ کے اخبارات میں متعدد خبریں شائع ہوئی ہیں سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار NEU ZÜRCHER ZEITUNG میں شائع ہونے والی یکم اکتوبر کی خبر کے بعض اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں۔ اس اخبار کی اشاعت سوا لاکھ سے زائد ہے اور یہ اخبار سارے سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں پڑھا جاتا ہے۔ یہ خبر تین کالمی اور چار جلی عنوانات کے ساتھ شائع کی گئی۔ یہ خبر ۱۳۹ سطروں پر مشتمل تھی اور اس سلسلے میں شائع ہونے والی تمام خبروں میں سب سے زیادہ تفصیلی تھی۔

"دینِ اسلام پر ایک گہری نظر"
احمدیہ مشن کی طرف سے ایک تقریب، تقاریر

"احمدیہ مسلم مشن، جس کے یورپ میں کئی مراکز ہیں اور زیورک کی فورخ سٹریٹ میں ایک مسجد بھی ہے کے زیرِ اہتمام چار مقررین نے کانگریس ہاؤس کے سامعین سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہال میں اپنے مذہب کے مختلف پہلوؤں اور اس سے منتج ہونے والی طرزِ زندگی کے بارہ میں خطاب کیا۔

زیورک مسجد کے امام نسیم مہدی کے تعارفی الفاظ اور تلاوت قرآن (کریم) کے بعد فرانکفرٹ کے جناب ہدایت اللہ ہبش نے "اسلامی معاشرہ" پر تقریر کی۔ (جناب ہبش مصنف ہیں، جرمنی میں مسلمان ہوئے ہیں اور احمدیہ جماعت سے منسلک ہیں۔ شیخ ناصر احمد جو قبل ازیں احمدیہ مشن زیورک کے سربراہ رہے ہیں نے "اسلام کے اقتصادی نظام" پر اور کوپن ہیگن سے آئے ہوئے عبدالسلام میڈیسن نے "عورت کا مقام" پر تقریر کی۔ (جناب میڈیسن ڈنمارک کے ماہرِ دینیات ہیں اور اسلام قبول کر چکے ہیں۔ مقررین میں سے اہم ترین شخصیت بزرگوار سر محمد ظفر اللہ خان تھے، جو پاکستان کے وزیرِ خارجہ، نیز اقوام متحدہ کے لئے اپنے ملک کے سفیر اور عالمی عدالتِ انصاف ہیگ کے ممبر رہ چکے ہیں۔ آپ نے "اسلامی طرزِ حکومت پر تقریر کی"۔

معاشرہ، اقتصادیات، مرد اور عورت

"جناب ہدایت اللہ ہبش نے باہمی محبت اور احترام کی بنیادوں پر قائم کئے جانے والے پُر اتفاق، اخلاقی لحاظ سے پاکیزہ اور ہر قسم کے جبر و اکراہ سے منزہ معاشرہ کا نقشہ پیش کیا۔

شیخ ناصر احمد نے اپنا مضمون زیادہ معیّن رنگ میں پیش کیا۔ اُن کے نزدیک اسلام میں سود کی ممانعت، اسلامی قانونِ وراثت نیز غریب طبقہ کی مدد کے لئے مختلف رنگ کے ٹیکسوں سے متعلق جاری شدہ قوانین کے ذریعہ ایک (غیر طبعی) مساوات اور اشتراکی نظام (کی نا اہلیت) کے بغیر سوشل اختلافات اور تضادات کم کئے جا سکتے ہیں۔

جناب (عبدالسلام) میڈیسن نے اسلام میں مرد اور عورت کے اس تفاوت کو اُبھارا جسے قرآن نے پیش کیا ہے اس کی دلیل میں انہوں نے ہر دو جنسوں کے جسمانی فرق کو نیز اس کے نتیجہ میں جو فرق فرائض اور حقوق کے ضمن میں ظاہر ہوتا ہے، پیش کیا کیونکہ حقوق کی بناء پر یہ بنیادی تفاوت ہی ہے۔ اس مقرر کی رائے میں مرد کے لئے کوئی خصوصی تفوق نہیں اور اسے قانونِ طلاق کے بارہ میں بھی کوئی فوقیت حاصل نہیں مرد کو تعدد ازدواج کی اجازت بھی کسی فوقیت کا اظہار نہیں کیونکہ اس صورت میں مرد پر ایسی کڑی ذمہ داریاں اور شرائط عائد کی گئی ہیں کہ وہ صرف ان ذمہ داریوں کو ادا کر کے ہی یہ قدم اٹھا سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ عیش پرستی کا کوئی دروازہ نہیں کھولا گیا۔

مملکت

(سر محمد) ظفر اللہ خان (صاحب) نے علاوہ دوسرے امور کے بیان فرمایا کہ اسلامی مملکت کے فرائض کسی بھی دوسری روشن خیال مملکت کے تصوّر سے مختلف نہیں ہیں۔ عقیدہ اور ضمیر کی آزادی بھی ان فرائض کا ایک حصہ ہے۔ چنانچہ قرآن (کریم) میں لکھا ہے۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ٥

(یونس آیت ۱۰۰)

یعنی اگر تیرا رب اپنی مرضی منوانا چاہتا تو زمین پر بسنے والے سبھی لوگ یقیناً ایمان لے آتے۔ کیا تو پھر بھی لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرے گا۔"

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی رائے میں ایک اسلامی مملکت میں جملہ بنیادی حقوق کی ضمانت دی جانی ضروری ہے اور ان حقوق میں ہر شخص کو "اپنے عقائد پر عمل اور ان کی اشاعت" کا حق بھی شامل ہے۔ تاہم اسلامی مملکت کے فرائض ادا کرنے کے لئے "اس روح کی ضرورت ہے جو اسلام اپنے سب نظاموں میں جاری کرنا چاہتا ہے"۔ اس لحاظ سے "اسلامی اقدار بعض جہات سے اُن اقدار سے بالکل مختلف اور اُن کے قطعی طور پر متضاد ہیں جو آج کل کی مغربی سوسائٹی میں پائی جاتی ہیں"۔ اسی ضمن میں مقرر نے جنسی بداخلاقی اور زنا کا ذکر کیا لیکن اُسی طرح جس طرح چاروں لیکچروں میں بالخصوص اخلاقی زوال کا ذکر تھا

سر محمد ظفر اللہ خان نے اس سلسلہ میں اسلامی تعزیرات پر بھی بحث کی۔ قرآن میں درج شدہ عربی لفظ "قطع ید" کا ایک ثانوی معنی یہ بھی ہے کہ "جسمانی روک" پیدا کر دی جائے بالفاظ دیگر شدید قید، موجودہ زمانہ کی بعض "ملکوں میں اس قانون کی تشریح اس ثانوی معنی کے مطابق ہی کی جاتی ہے، سوائے اس کے کہ بہت سنگین قسم کا جرم ہو۔

اسلامی قانون کے مطابق ضروری نہیں کہ قتل کی سزا بھی ہر صورت موت ہی ہو۔ مقتول کے رشتہ داروں کی رضامندی سے اس سزا سے اجتناب کیا جا سکتا ہے۔ مقرر نے اس طرف بھی اشارہ کیا کہ ایک سو سال قبل انگلستان میں چوری کی سزا موت ہوا کرتی تھی۔

مذہبی مباحثہ

(جلسہ کے) حصہ سوال و جواب میں لوگوں نے بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔ اکثر سوالات کے جوابات سر محمد ظفر اللہ خان نے دئیے۔ اُنہوں نے کسی بھی ملک پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا اور نہ ہی آپ نے اس سوال کا جواب دیا کہ موجودہ زمانہ میں کون سا اسلامی ملک اسلامی قوانین کی پابندی کرتا ہے۔ بعد میں کچھ دینیاتی رنگ کے مسائل بحث کا مخصوص حصہ بن گئے ...... جماعت احمدیہ جس کی تعداد ان کے اپنے بیان کے مطابق ایک کروڑ ہے... سر محمد ظفر اللہ خان نے اپنی جماعت کے خلاف اٹھائے جانے والے اعتراضات کا نہایت کامیابی، عمدگی اور خوش تدبیری سے جواب دیا (اگرچہ وہ سارے سامعین کے لئے شاید مؤثر ثابت نہ ہوئے ہوں) اس کی خصوصی مثال جماعت احمدیہ کے بانی (حضرت) مرزا غلام احمد (۱۸۳۵ – ۱۹۰۸) کی ذات تھی جنہوں نے سابقہ پیشگوئیوں کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے آپ کو نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خُدا کی طرف سے بھیجا ہوا ظل قرار دیا اور جسے ان کے پیرو مہدی مانتے ہیں جس نے شدید مشکل کے زمانہ میں اسلام کی تعلیم کو دوبارہ آشکار کیا ہے"۔

("NEU ZÜRCHER ZEITUNG" یکم اکتوبر ۷۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

کا

ارشاد

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں آپ کو بہر حال ادا کرنے چاہییں"

ناظر بیت المال آمد
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسابقت الی الخیرات کے انفرادی قابلِ قدر نمونے

تحریکِ جدید کے چھیالیسویں سال کے اعلان پر اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے مخلصین کی طرف سے مالی قربانی کے وعدے

انفرادی وعدہ جات کی ایک فہرست سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کے عنوان سے الگ طور پر شائع ہو چکی ہے۔ ان کے علاوہ حسب ذیل فہرست بھی اُن وعدوں پر مشتمل ہے جو مسابقت الی الخیرات کے جذبہ کے تحت اپنے امام ایدہ اللہ کے حضور پیش کئے گئے اور حضور پُرنور نے اُن پر اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا "اللہ تعالیٰ احسن جزا دے"۔

۱۔	مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب بازید خیل پشاور	۲,۹۷۷/-
۲۔	" رشید جان خان صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱,۸۰۰/-
۳۔	" چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ساہیوال	۱,۰۰۰/-
۴۔	" چوہدری عبد العزیز صاحب دار البرکات ربوہ	۱,۲۰۱/-
۵۔	" ملک منور احمد صاحب جاوید مغلپورہ	۳,۵۰۰/-
۶۔	" چوہدری شریف احمد صاحب بھٹی ندیم ربوہ	۱,۰۰۰/-
۷۔	" راجہ محمد افضل صاحب دار النصر ربوہ	۱,۱۵۰/-
۸۔	" راجہ نصیر احمد صاحب مربّی سلسلہ ربوہ	۴۰۰/-
۹۔	" حافظ عبد السلام صاحب دار الصدر ربوہ	۴۱۰/-
۱۰۔	" کیپٹن ملک محمد عبد اللہ خان صاحب باب الابواب ربوہ	۳۴۰/-
۱۱۔	" اسد اللہ خان صاحب کوئٹہ	۵۰۰/-
۱۲۔	" عبد اللطیف صاحب گھرپہ ضلع سیالکوٹ	۵۲۰/-
۱۳۔	" سردار بشیر احمد صاحب دار الصدر ربوہ	۱۹۴/-
۱۴۔	" صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال	۲۱۰/-
۱۵۔	" ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد چک چٹھہ	۱۰۰/-
۱۶۔	" کیپٹن ابن السلام صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۴۰۰/-
۱۷۔	" ڈاکٹر محمد ظفر کلیم صاحب	۵۰۰/-
۱۸۔	" مرزا حمید احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین	۵۰۰/-
۱۹۔	" چوہدری محمد سعید احمد صاحب انجنیئر راولپنڈی	۲۵۰/-
۲۰۔	" مولانا عبد المالک خاں صاحب ربوہ	۱۰۰/-
۲۱۔	" رانا عبد الکریم خاں صاحب مربّی سلسلہ	۵۵/-
۲۲۔	" منصور احمد عمر صاحب مربّی سلسلہ	۴۰/-
۲۳۔	" سیّد منعم الحسن صاحب پنشنر تحریکِ جدید	۸۶/-
۲۴۔	" سیّد عبید اللہ شاہ صاحب چک جھمرہ	۸۶/-
۲۵۔	مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰۰/-
۲۶۔	مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب ربوہ	۱۶۰/-
۲۷۔	" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال آفیسر امانت	۱۵۰/-
۲۸۔	" قریشی مختار محمود صاحب وکالتِ مال اوّل	۱۲۵/-
۲۹۔	" محمد معین اختر صاحب " "	۶۶/-
۳۰۔	" شیخ راشد احمد صاحب فاروقی " "	۷۳/-
۳۱۔	" چوہدری احمد دین صاحب مع لواحقین "	۲۰۷/-
۳۲۔	" مرزا محمد اکرم صاحب وکالتِ مال اوّل	۱۰۰/-
۳۳۔	" سردار فیروز الدین صاحب " "	۱۰۰/-
۳۴۔	" سردار عبد الحق صاحب شاکر " "	۱۲۶/-
۳۵۔	" چوہدری مظفر حسین صاحب " "	۷۲/-
۳۶۔	" شیخ مقبول احمد امینی صاحب "	۲۶/-
۳۷۔	مکرم محمود احمد سعید صاحب حیدر آبادی وکالتِ مال اوّل	۲۴/-
۳۸۔	خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل	۲۰۶/-

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

شکریہ اور درخواستِ دعا

میری پیاری دختر نیک اختر راشدہ تنویر کی اندوہناک اور اچانک وفات کے موقع پر جو کہ ۲۳/۹/۷۹ کو اسلام آباد میں ہوئی میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قلمِ مبارک سے میرے شوہر مسعود احمد صاحب خورشید کو مندرجہ ذیل تحریری پیغام بھیجا:۔

"بچی کی وفات سے بہت صدمہ ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند کرے۔ آپ کی تسکین کے سامان پیدا کرے۔

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۲۷۔۹۔۱۳۵۸/۷۹"

محترمہ بیگم صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ میں بنفسِ نفیس ہمارے بھائی حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب کے مکان پر تعزیت کے لئے ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر افراد ربوہ اور کراچی میں تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے پیغامِ تعزیت بھجوایا اور دوبارہ اپنی کوٹھی پہ ہماری دلجوئی کی اور تعزیت فرمائی اور ہمیں دعائیں دیں۔

اسلام آباد، ربوہ اور کراچی میں بکثرت احباب اور بہنیں تعزیت کے لئے آئے اور جماعت کے بزرگان اور احباب اور بہنوں کی طرف سے بہت سے تعزیتی پیغام، خطوط، تاریں اور ٹیلیفون موصول ہوئے جن کا فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے شوہر مکرم خورشید صاحب اور تمام بچوں کی طرف سے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور افرادِ خاندان مسیحِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعتِ احمدیہ کے سب افراد کی بیحد ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے زخمی دلوں کو ڈھارس بندھائی اور حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ کا نظارہ ہماری آنکھوں نے دیکھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عزیزہ راشدہ مرحومہ بہت ہنس مکھ، بااخلاق، نیک، صابرہ اور شاکرہ اور احمدیت کی فدائی تھیں اور اپنے طالب علمی کے زمانہ میں ناصرات اور لجنہ کے کاموں اور مقابلہ جات میں حصہ لے کر انعام حاصل کرتی رہیں۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کے درجات کو بلند کرے۔ اُس کے بچے کو عمرِ دراز عطا فرما کر خادمِ دین بنائے اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرما کر ہمارا خود حامی و ناصر ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(بیگم مسعود احمد خورشید نائب صدر لجنہ اماء اللہ کراچی)

دعائے نعم البدل

اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی رخشندہ یاسمین کو بیٹا عطا فرمایا تھا جو سات یوم تک موت و حیات کی کشمکش کے بعد وفات پا گیا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

احبابِ کرام سے درخواست ہے دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے جو زندگی پانے والا اور دین و دُنیا کی خدمت کرنے والا ہو۔ آمین۔

محمد عمر بشیر احمد آف چنیوٹ

دار الصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اُن لوگوں نے (قرونِ اُولیٰ کے انصار نے) ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں ان کے نقشِ قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دُور دُور تک پھیل جائے۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور دوسروں کو بھی اس کی مؤثر تلقین کرتے رہیں۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن سے تعاون کریں

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی اشاعت کے سلسلہ میں بڑی بڑی جماعتوں کے امراء کرام کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ فاؤنڈیشن کی کتب اپنے ہاں منگوا کر رکھیں اور ان کی اشاعت کے لئے مناسب انتظام فرما دیں۔

ان کتب کی فروخت پر دس فی صدی کمشن بھی دیا جائے گا۔ اس بارہ میں اولین فرصت میں فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن سے رابطہ قائم فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ربوہ کے جملہ حلقہ جات لجنہ اماء اللہ میں اوّل آنے پر شکرانہ

ممبرات لجنہ اماء اللہ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ نے محترمہ بیگم صاحبہ مولانا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح وارشاد کے ذریعہ یکصد روپیہ بطور شکرانہ تعمیر مساجد فنڈ میں ادا فرمایا ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس اعزاز کو خیر وبرکت اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم قاضی عطاء اللہ صاحب ایم۔ اے جو کہ مدرسہ احمدیہ کے ۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۵ء تک مدرس رہے اور غوثیہ اسلامیہ کالج فرید آباد فیصل آباد کے پرنسپل بھی رہے اور ڈاکٹر محمد بشیر صاحب اور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کے عم زاد بھائی اور ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب کے خسر ہیں۔ مختصر سی علالت کے بعد دس نومبر کی شام کو قریباً ۸۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نہایت شفیق اور ملنسار تھے ان کی ساری زندگی قربانی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

۲۔ میرے والد محترم حاجی غلام محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن مختصر علالت کے بعد مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۷۹ء کو صبح سات بجے بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اُسی روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جملہ لواحقین سے تعزیت فرمائی اور شرفِ مصافحہ بخشا۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم بہت نیک، مخلص اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ ایک عرصہ تک صدر موصیان اور اپنی جماعت کے صدر رہے ہیں۔ مرحوم نے تین لڑکے ڈاکٹر شریف احمد ڈینٹل سرجن ربوہ، سلیم اللہ صاحب لنڈن اور خاکسار عبدالرشید آرکیٹکٹ لاہور اور ایک لڑکی حلیمہ بیگم اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جو شادی شدہ اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ "مرحوم کے درجات بلند کرے، مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین"

(عبدالرشید آرکیٹکٹ۔ لاہور)

مقابلہ مضمون نویسی

زیرِ انتظام:۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ہر چھ ماہ کے بعد مضمون نویسی کا مقابلہ ہوا کرے گا۔ اس سلسلہ میں پہلا مقابلہ نومبر ۱۹۷۹ء تا اپریل ۱۹۸۰ء ہوگا۔ عنوان یہ ہوگا:۔

"غلبۂ اسلام کی صدی اور اطفال کی ذمہ داریاں"

اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو بالترتیب دو سال، ایک سال اور چھ ماہ کے لئے تشحیذ الاذہان لگوا کر دیا جائے گا۔

کم از کم تین فل سکیپ اور زیادہ سے زیادہ چار فل سکیپ کاغذ پر مشتمل مضمون ۱۵؍مارچ ۱۹۸۰ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانا چاہیئے۔

(خواجہ عبدالمومن ناظم مال، ۱/۱۰ مومن کلاتھ سٹور گولبازار ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے بھانجے عزیزم شیخ عبدالباسط صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر وسپلائر ماڈل ٹاؤن ۳۱/ای لاہور ابن مکرم شیخ عبدالمنان صاحب ساہیوال کا نکاح عزیزہ ثمالیہ الیاس بنت مکرم میجر محمد الیاس خان صاحب کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپیہ (۲۵،۰۰۰/-) حق مہر پر مکرم مولوی عبدالعلی صاحب ظفر مربی سلسلہ لاہور نے مورخہ ۹؍۱۱؍۷۹ کو دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتے کے بابرکت اور بار برگ و بار ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

(شیخ نور احمد منیر۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ ۷؍نومبر کے شمارہ کے صفحہ نمبر ۵ پر ایک نام سہو سے غلط چھپ گیا ہے۔ اصل نام سلیم احمد سلیم (ابن چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم) سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۵۱ ڈگری ۵.۵ ضلع تھرپارکر ہے۔ براہ کرم احباب کرام تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواستِ دُعا

(۱) "عاجز کی بہو عزیزہ نسیم اختر اہلیہ مکرم نصیر احمد نسیم صاحب پروپرائیٹر کینیڈین الیکٹرک کمپنی راولپنڈی سخت بیمار ہے۔ اپریشن تجویز ہوا ہے۔

احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ شافی مطلق خداوند کریم اپریشن کامیاب فرمائے اور بعد کی پیچیدگی سے محفوظ فرما کر مستقل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمود احمد ناصر۔ سکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(۲) میری بھاوجہ محترمہ شمیم سعید اہلیہ میجر سعید احمد ملک بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن ہو رہا ہے سب بہن بھائیوں کی خدمت میں اپریشن کے کامیاب ہونے کی درخواست ہے۔

(رضیہ اہلیہ میاں عبدالحی سابق مبلغ انڈونیشیا)

(۳) خاکسار بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(محمد اکرم کارکن روزنامہ الفضل ربوہ)

تبدیلی نام

مَیں نے اپنا نام طاہرہ صابرہ کی بجائے طاہرہ مبشرہ رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا جائے۔

(طاہرہ مبشرہ بی۔ اے بی ایڈ بنت قریشی محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطاب میں فرمایا :-

"جہاں تک موجودہ زمانہ کا تعلق ہے یہ زمانہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے۔ جو ایک لمبے عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ ہماری جماعتی زندگی کی پہلی صدی اب قریب الاختتام ہے۔ اس کے ختم ہونے اور نئی صدی کے شروع ہونے میں صرف دس سال باقی ہیں۔ نئی صدی میں (جو ۱۹۸۹ء میں شروع ہو گی) نوعِ انسانی اُس عظیم انقلاب سے ہمکنار ہونے والی ہے جس کی بنیاد پہلی صدی میں رکھی گئی ہے۔"

نئی صدی کے استقبال کے لئے ابھی سے تیاری کیجئے۔ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنائیے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی / ہجرت ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل / شہادت ۱۳۶۲ ہش ۱۹۸۳ء

جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۸۰/۴/۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۸۰/۵/۱ تا ۸۳/۴/۳۰) کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۸۰/۲/۲۹ تک کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

جملہ انتخابات عہدیداران حسب قواعد ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے اور جلد منظوری بھجوائی جا سکے۔

ضروری ہدایات :-

۱- انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد افراد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو اور دیگر جملہ عہدیداران صرف ایسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ کم از کم ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲- جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیرِ صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

تلاش گمشدہ

خاکسار کے والد محترم سید عطا حسین شاہ صاحب ۹ر نومبر ۱۹۷۹ء سے لاپتہ ہیں۔ وہ اسلام آباد میں اپنے بڑے لڑکے کے پاس گئے ہوئے تھے۔ ان کی عمر قریباً ۷۷ برس ہے۔ انہوں نے کے ٹی کے ہلکے سبز رنگ کی قمیص شلوار پہنی ہوئی ہے اور مسٹرڈ یعنی ہلدی رنگ کا سوئیٹر اور پاؤں میں باٹا کے براؤن رنگ کے سلیپر ہیں۔ سر سے ننگے ہیں۔ درمیانہ قد، رنگ گندمی، چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی۔ سر کے بال بھی چھوٹے ہیں۔ سیاہ فریم والی نظر کی عینک لگائی ہوئی ہے۔

والد محترم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر آف گوجرہ ہیں۔ لمبے عرصہ تک گوجرہ میں اور پھر فیصل آباد میں بطور سیکرٹری اور سیکرٹری مال جنرل کام کرتے رہے ہیں۔

۳۰ر جون کو میرے بھائی کی اچانک المناک وفات سے ان کی یادداشت کمزور ہو گئی ہے۔ لہذا تمام احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر ان کی تلاش کریں۔ تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو جلد از جلد صحت و تندرستی سے ہمارے ساتھ ملا دے۔

اطلاع دینے کے لئے ربوہ میں دفتر الفضل ٹیلیفون ۲۲۹، اسلام آباد میں سید شریف احمد ہاشمی کوارٹر نمبر D-6/25، سیکٹر F-6-1 گلی نمبر ۴۴۔ اسلام آباد۔ ٹیلیفون نمبر دفتر ۲۸۱۰۸، رہائش ۲۰۶۰۳ پر اطلاع دیں۔

اور فیصل آباد میں خاکسار کے گھر واقع کوارٹر نمبر 2-0 (E-II-1) نزد کینال ٹیلیگراف آفس۔ کینال کالونی فیصل آباد۔ ٹیلیفون دفتر ۲۶۵۱۳ رہائش ۲۳۱۵۵ پر اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار: مشتاق احمد ہاشمی۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیصل آباد)

ضرورت خادم مسجد

جماعت راولپنڈی کو ایک نقیب مسجد کی ضرورت ہے۔ عمر چالیس سال کے لگ بھگ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ تنخواہ مبلغ تین صد روپیہ ماہوار ہو گی۔ اس کے علاوہ رہائش، پانی، بجلی اور سوئی گیس کی بھی سہولت دی جائے گی۔ دلچسپی رکھنے والے احباب اپنے امیر / صدر جماعت کی تعارفی چٹھی کے ساتھ محترم جناب امیر صاحب راولپنڈی یا خاکسار سے ملیں۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)
رضا شاہ پہلوی روڈ۔ راولپنڈی

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔

(مینیجر الفضل)

ھو الشافی

مطب

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں باہر کے بھائی بھی مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا و مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

• فہرست ادویات بیس پیسے کے ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں

مینیجر المنار دواخانہ ربوہ

ڈرائیونگ سیکھئے
باعزت روزگار پیدا کیجئے

اب فیصل آباد یا سرگودھا جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے اپنے شہر میں صرف ایک ماہ میں گارنٹی سے ڈرائیونگ سکھائی جاتی ہے۔

سینئر انسٹرکٹر: شیخ انعام الٰہی
مدینہ موٹر ڈرائیونگ ٹریننگ سکول
بس سٹینڈ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴